السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز جمعہ یا کسی بھی جہری نماز میں جب " سبح اسم ربک الاعلی " اور اسی طرح دیگر سورتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو مقتدی بھی جواب دیتے ہیں کیا مقتدی کا آیت سن کر جواب دینا کسی حدیث سے ثابت ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سنن ابو داؤد میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو یہ روایت آتی ہے کہ :

((أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان إذا قرء سبح اسم ربک الأعلی قال سبحان ربی الأعلی .))

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سبح اسم ربک الاعلی پڑھے تو کہتے سبحان ربی الاعلی '' ۔

یہ روایت ضعیف ہے ۔ اس کی سند میں ابو اسحاق بیعی جو کہ مدلس ہے اور صیغہ عن سے روایت کرتا ہے اور یہاں تصریح بالسماع نہیں ہے ۔ علاوہ ازٰن ثقات رواۃ نے اسے موقوفاً بیان کیا ہے ۔ علاوہ ازیں ترمذی شریف میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر سورہ رحمن پڑھی اور صحابہ خاموش رہے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سورہ میں نے جنوں پر پڑھی ۔ فکا نوا حسن مردودا منکم تو وہ تم سے اچھا جواب دیتے تھے ۔ جب ہر بار میں اس آیت پر پہنچتا تھا (فبای الاء ربکما تکذبن) تو وہ جواب میں کہتے ہیں لا بشیء من نعمک ربنا تکذب فلک الحمد اے ہمارے رب تیری نعمتوں میں سے ہم کسی چیز کو نہیں جھٹلاتے ۔ پس تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں (ترمذی ۳۲۹۱، بن کثیر ۴/۳۲۹۱، ابن عدی ۳/۱۰۷۴، مستدرک ۲/۴۷۳) میں مروی ہے اور پانے شواہد کی بنا پر حسن درجہ کی ہے مگر اس میں نماز کا ذکر نہیں ہے ۔ یہ عام حالات میں تلاوت کا ذکر ہے اس کے علاوہ ایک اور حسن حدیث میں آتا ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض نماز میں اللھم حاسبنی حسباً یسیرا کہتے ۔

امام حاکم نے اس حدیث کو مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے تلخیص میں ان کی موافقت کی ہے ۔ (مستدرک ۱/۵۰۱، ۲۰۰، مسند احمد ۶/۴۸، ابن خزیمہ ۸۴۹)

ان احادیث سے یہ بات ثابت معلوم ہوتی ہے کہ جو آدمی قرأت کرے ، وہ جواب دے یا عام حالات میں جب تلاوت قرآن ہو تو سامع بھی جواب دے سکتا ہے لیکن مقتدی کا قرآن سن کر جواب دینا مجھے کسی حدیث سے نہیں ملا ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ